ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانیوالا اکیلا اخبار

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

# نور

### ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے تین روپیہ (عہ)
" ششماہی " ایکروپیہ بارہ آنہ (عہ۱۲)
" سالانہ معاونین سے پانچ روپے (صہ)
" سرپرستوں سے دس روپیہ (عہ)
" ممالک غیر سے ۸ شلنگ

### مقاصد

۱۔ اسلام کی خو[illegible]
اور دیگر مذاہب [illegible]
۲۔ سکھوں او[illegible]
کے اہم فرائض [illegible]
۳۔ دیگر مذا[illegible]
صحیح جواب [illegible]
۴۔ ر[illegible]
اور مستحکم [illegible]

دفتر
قادیان دار الامان ضلع گورداسپور

[illegible] ۱۹۲۶ء

جلد ۱۸ | ایڈیٹر: شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان ہرچارک | نمبر ۶


KHILAFAT LIBRARY

## سالانہ جلسہ میں شامل ہونیوالوں کیلئے ضروری اطلاع

فی زمانہ تبلیغ اسلام کی جس قدر ضرورت ہے۔ وہ کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں اور اس کی اہمیت کو احمدیوں ایسے فنا فی الاسلام قوم سے بڑھکر کون زیادہ بہتر سمجھ سکتا ہے۔ اس سالانہ جلسہ پر دفتر نور قریباً پانچ ہزار گورمکھی ٹریکٹ مفت تقسیم کرے گا۔ لہذا جو دوست ان ٹریکٹوں کو سکھوں اور آریوں و ساتنیوں میں مفت تقسیم کرکے اشاعت اسلام کے اس اہم فرض کو بجالاکر خاکسار ایڈیٹر نور کا ہاتھ بٹا سکیں۔ وہ ضرور ایام جلسہ میں دفتر نور میں تشریف لاکر یہ ٹریکٹ مفت حاصل کریں۔ ایام جلسہ میں دفتر نور عام طور پر ۹ بجے تک کھلا رہے گا۔ جلسہ کے علاوہ ایام میں تمام دن۔ دفتر نور منارہ والی مسجد سے جانب جنوب صرف چار قدم کے فاصلہ پر ہے

## سالانہ جلسہ اور نور

الحمد للہ نور کے ناظرین اس بات کو خوبی سمجھتے ہیں کہ تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے۔ جو سکھوں جیسی شجاع اور آریوں جیسی دشمن اسلام قوم میں تبلیغ کے اہم فرائض کو بجالارہا ہے۔ آریہ اخبارات اپنے کالموں میں آئے دن اسلام کے متعلق جو زہر اگلتے ہیں۔ ناظرین اس امر سے اچھی طرح واقف ہیں۔ کہ نور میں ترکی بہ ترکی مگر متانت اور سنجیدگی کے ساتھ مسکت و مدلل جوابات دیئے جاتے ہیں۔ جس کا یہ نتیجہ ہے کہ آریہ اخبارات ایک حد تک راہ راست پر آرہے ہیں۔ نور قریباً سولہ سال سے آریوں اور سکھوں میں نہایت گرمجوشی و تندہی کے ساتھ تبلیغی فرض کو ادا کررہا ہے۔ اور نور کو یہ فخر ہے۔ کہ اس عرصہ میں نور نے سب سے بڑھ کر سکھوں اور آریوں کے لئے تبلیغی مضامین اور میٹریل مہیا کیا۔ حالانکہ یہ فرض بہت ہی نازک تھا۔ مگر ضمانت کا سوال تو الگ رہا الحمد للہ ایڈیٹر نور کے مضامین کے لئے کبھی گورنمنٹ کی طرف سے تنبیہ تک نہ ہوئی۔ نور کی متانت اور سنجیدگی و سلامت روی کے اور تو اور خود آریہ اور سکھوں کو بھی اعتراف ہے۔ چنانچہ پروفیسر رام دیو صاحب پرنسپل گورو کل کانگڑی اخبار اکالی اور سردار تیجا سنگھ و سردار جیون سنگھ صاحبان وغیرہ کی شہادتیں اس کا بین ثبوت ہیں۔ گویا نور نے مخالفین کے سامنے عمدہ سے عمدہ احمدی لٹریچر کا نمونہ پیش کیا ہے جس کا خود مخالف کو بھی اعتراف ہے۔ اور یہ وہ قابل قدر بات ہے کہ اگر لاکھوں روپیہ خرچ کرکے بھی ہمیں حاصل ہوتی۔ تو بھی سستی تھی۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ جیسا نقطہ نواز وجود نور کے متعلق یہ فرماتا ہے۔

"نور کے مضامین تبلیغ کے لئے بہت مفید ہوتے ہیں۔ نور نے سکھوں میں بہت کام کیا۔ نور کے ذریعہ سکھوں میں تبلیغ کا دروازہ کھل گیا۔ اس اخبار کے ذریعہ سے کئی سکھوں کے خطوط آئے جو اسلام کے بہت قریب ہیں۔ نور کے مضامین پڑھ کر ایک سکھ ایسا متاثر ہوا۔ کہ اس نے مجھے نذر بھیجی مگر نور کی اشاعت بہت تھوڑی ہے۔ اس طرف خاص توجہ ہونی چاہیئے!"

حضرت کا ارشاد اور نور کی اہمیت واضح ہے بلکہ اور کچھ نہیں چاہتا۔ صرف اس قدر کہ جس دوست کی نظر سے یہ اپیل گذرے۔ اس کا فرض ہے کہ اگر وہ اس سے قبل نور کا خریدار نہیں۔ تو وہ خریدار بن جائے۔ اور جو صاحب پہلے خریدار ہیں۔ وہ سالانہ جلسہ پر کم از کم ایک خریدار کا مہیا کرنا اپنا فرض سمجھ لیں۔ نور کے وہ کون سے خریدار ہوں گے جنہیں نور جیسے مجاہد اور غازی پرچہ کی خریداری کے لئے جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کا واحد ذریعہ ہے، کہا جائے اور وہ انکار کرے

مجھے ہر طرح توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ نور کا ہر ایک بہی خواہ اور سکھوں اور آریوں میں تبلیغ کا حامی اس سالانہ جلسہ میں نور کے لئے خریدار بہم پہنچانے کے واسطے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گا۔ ایسے سب دوستوں کا نور میں دعا کے ساتھ نام بنام شکریہ ادا کیا جائے گا۔ اور مجھے خدا کے فضل سے توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ اس موقع پر نور کے معاونین اور ہمدردوں کی تعداد اس قدر وسیع پیمانہ پر شائع ہو سکیگی جسے دیکھکر مخالفین کی آنکھیں خیرہ ہو جائینگی۔ اور وہ نور کے ساتھ دوستوں کی اس ہمدردی کو دیکھکر عش عش کر اٹھیں گے۔

KHILAFAT LIBRARY

## سالانہ جلسہ اور ہمارا فرض

چند عاقبت دوستو دنیا روز ہے

باخداوند، مبارک ہے وہ دم جو یاد خدا اور خدا کے نام کو بلند کرنے کے لئے گذرے۔ اور مبارک ہے وہ روپیہ جو راہ خدا میں خرچ ہو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی قوم کے سامنے مجھے اس بات کی اپیل کرنے کی تو چنداں ضرورت نہیں کہ انہیں سالانہ جلسہ کے اخراجات جو غالباً بیس ہزار کے قریب ہیں۔ ہاتھوں ہاتھ پورے کر دینے چاہئیں۔ کیونکہ احمدیوں جیسی فرض شناس جماعت اس امر کو بخوبی سمجھتی ہے اور انہیں ان کے اس فرض پر متوجہ کرنا گویا سورج کو چراغ دکھلانا ہے اس کے علاوہ ایک اور ضروری امر کی طرف دوستوں کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے امام وقت کو پہچانا مگر ابھی مخلوق کا بیشتر حصہ اس سعادت سے محروم ہے۔ کیا ہمارا یہ فرض نہیں ہے کہ ہم حق سے اس دور افتادہ مخلوق کو بھی اس صداقت و سعادت سے مستفیض کریں۔ ایسے بھائیوں کو حق سے مستفیض کرانے کے لئے اس سالانہ جلسہ سے بڑھ کر اور کونسی بہتر تقریب ہو سکتی ہے۔ لہذا آپ کا فرض ہونا چاہیئے کہ ہر ایک دوست کم از کم اپنے ایک غیر احمدی دوست کو یہاں لانے کا عزم مصمم کرے۔ تاکہ جب وہ دوست اپنی آنکھوں سے ہزاروں کی تعداد میں مبارک انبوہ کو دیکھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر دلپذیر جو مردہ دلوں کے لئے آبحیات کی موسلادھار بارش سے بھی زیادہ وسعت رکھتی ہے۔ اپنے کانوں سے سنے تو اس کا دل پکار اٹھے کہ کبھی نفرت نہیں ملتی در مولا سے گندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

لہذا مجھے پوری توقع رکھنی چاہیئے کہ دوست نہ صرف خود ہی بصد شوق اس مبارک تقریب میں شامل ہوں گے۔ بلکہ اپنے ہمراہ اپنے دوسرے بھائیوں کو جو اس وقت تک ایک یا دوسری وجہ سے اس صداقت سے محروم ہیں۔ انہیں بھی اپنے ہمراہ لاکر دین و دنیا کے حسنات کے وارث بنائیں گے۔

## ضروری اطلاع

جلسہ میں شامل ہونے والے احباب اس بات کو نوٹ کر لیں کہ مقبول عام موتی سرمہ (رجسٹرڈ) وہ شہرہ آفاق دوا اکسیر البدن (رجسٹرڈ) اور جملہ امراض دنداں کے لئے بمنزلہ اکسیر موتی دانت پوڈر (رجسٹرڈ) سکھوں اور آریوں میں تبلیغ کے لئے بہترین مسلمہ اور مستند کتابیں آپ کو دفتر نور سے ملیں گی۔ لطف یہ ہے کہ ادویات میں ۱/۲ اور کتابوں میں ۱/۲ کی رعایت ہے۔ دفتر نور منارہ والی مسجد سے جانب جنوب صرف چار قدم کے فاصلہ پر ہے۔ "مینجر"

تعطیل

سالانہ جلسہ میں مصروفیت کی وجہ سے اخبار نور ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء کو شائع نہیں ہوگا بلکہ اپنی جنوری ۱۹۲۷ء کا پہلا پرچہ ۴ جنوری کو شائع ہوگا۔ ناظرین اطلاع رکھیں۔ مینیجر

## تبلیغی توپخانہ صرف چھہ روپیہ میں

آج دوست و دشمن ہر دو اس بات کے مقر ہیں کہ نور کے پرانے فائل سکھوں اور آریوں میں تبلیغی مضامین کے لحاظ سے اپنی آپ ہی نظیر ہیں۔ بسا اوقات ایک ایک مضمون کے لئے ہزاروں صفحوں پر دیدہ ریزی کرنی پڑتی ہے۔ فائل ۲ تا ۷ (۱۹۱۱ تا ۱۹۱۶ء) جن کی مجموعی قیمت بارہ روپے ہے۔ مگر اب صرف چھہ روپے۔

اگر باہر سے دوست درخواست کریں۔ اور خط پر آخری تاریخ یعنی یکم جنوری کی بھی ڈاکخانہ کی مہر ہوگی تو وہ دوست بھی سالانہ جلسہ کی خوشی میں اس ادویہ و کتابوں کی حیرت انگیز رعایت سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

## سالانہ جلسہ کی خوشی میں حیرت انگیز رعایت

۲۰ دسمبر سے یکم جنوری کو یاد رکھیں

### مقبول عام موتی سرمہ

آج موتی سرمہ (رجسٹرڈ) جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر مانا گیا ہے۔ اس سرمہ پر ڈاکٹر فریفتہ اور حکما شیفتہ ہیں۔ بوقت ضرورت طبیب و ڈاکٹر بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ ایک تولہ کی قیمت صرف دو روپیہ آٹھ آنے ۲۰ دسمبر سے یکم جنوری تک ایک تولہ کے خریدار سے صرف دو روپے (عہ)

### شہرہ آفاق اکسیر البدن

(رجسٹرڈ) کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور بنانا اس دوا پر ختم ہے۔ دل میں نئی امنگ اور اعضا میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا بس اس دوا کا ہی کام ہے گویا ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری کے لئے اکسیر اعظم ہے ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے مگر ۲۰ دسمبر سے یکم جنوری تک صرف چار روپے۔

### پسندیدہ موتی دانت پوڈر

(رجسٹرڈ) یہ پوڈر جملہ امراض دنداں کے لئے تریاق ہے میلے دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکاتا اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ عوام سے لیکر بڑے بڑے تعلیم یافتہ گریجویٹ اسکا بصد شوق استعمال کرتے ہیں۔ دو اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ مگر ۲۰ دسمبر سے یکم جنوری تک صرف ۱۲

### صرف نصف قیمت

سکھوں اور آریوں میں تبلیغ کے لئے بہترین اور مستند مسلم حسب ذیل کتابیں خریدیے۔ آریہ مذہب کی حقیقت ایک روپیہ ہندو دہرم کی حقیقت ایک روپیہ آٹھ آنہ پروفیسر رام دیو کے چھہ سوالوں کا جواب ۸ رست اوپدیش عہ مسلمانوں کے احسان سکھوں پر ۵ سکھ اور مسلمان ۱ سکھ اور اوان ۸ جھوک بھدی ۱ قضیہ گائے پر تنقیدی نظر ۲ ہندو دہرم و سوراج ۱ ۲۰ دسمبر سے یکم جنوری تک نصف قیمت

پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ (متصل مسجد منارہ والی) قادیان ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

# تردید تناسخ

(از حافظ سلیم احمد اٹاوی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

آریہ کہتے ہیں۔ کہ ہم خدا کو عادل مانتے ہیں۔ اور ساتھ ہی مخلوق میں بدرجہا تفاوت نظر آتا ہے۔ کوئی اندھا ہے کوئی بینا کوئی امیر ہے کوئی غریب۔ کوئی بیمار ہے کوئی تندرست۔ کوئی آقا ہے کوئی غلام۔ کوئی صحیح الاعضا ہے کوئی لولا لنگڑا۔ کوئی معزز ہے۔ کوئی ذلیل۔ کوئی عیش و عشرت میں دن گذارتا ہے کوئی مصائب میں گرفتار۔ یہ تفاوت کیسا؟ اور یہ اختلاف کیوں؟ معلوم ہوا کہ انسانوں نے پہلے کسی جنم میں نیک و بد اعمال کئے ہیں جن کی وجہ سے یہ دکھ سکھ بھوگ رہے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ان میں اختلاف ہے۔

## کیا یہ دلیل ہے؟

اس کا نام دلیل رکھنا کسی طرح جائز نہیں۔ کیونکہ دلیل تو یقینی مقدمات سے مرتب ہوتی ہے۔ اور یہ تو صرف ایک احتمال ہے۔ اس کی مثال تو ایسی ہی ہے۔ جیسے کہ پولیس کسی شخص کو گرفتار کر کے مجسٹریٹ کے روبرو پیش کرے۔ اور جو الزام اس شخص پر لگائے۔ اس کا گواہ مجسٹریٹ کے روبرو پیش نہ کرے۔ اب استغاثہ کی طرف سے مجسٹریٹ کی سامنے یہ بحث ہو۔ کہ چونکہ اس شخص کے ہاتھوں میں ہتکڑی لگی ہوئی ہے اور پولیس نے اس کو گرفتار کیا ہے تو ضرور ہے اس نے کوئی نہ کوئی جرم کیا ہو۔ اس واسطے اس کو ضرور سزا دینی چاہیئے بعینہٖ یہی مثال آریوں کی ہے۔ جو کہتے ہیں کہ تفرقہ کا باعث سابقہ جنم کے اعمال نیک و بد ہی ہیں:

آریہ عام طور پر کہا کرتے ہیں۔ کہ تفاوت مراتب اور اختلاف اور تفرقہ اگر پرمیشر کی مرضی سے ہے۔ تو کیا پرمیشر منصف اور عادل نہیں۔ جو بلا قصور ایک دوسرے میں فرق کرتا ہے۔ اس کا

## جواب

یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ مالک و محسن ہے۔ اور دیالو و کرپالو ہے اس لئے اپنے مالکانہ اختیارات کی رو سے وہ اپنی بخشش میں کمی و بیشی کر سکتا ہے۔ جیسے کہ ایک دولتمند سخی آدمی اپنی خیرات مختلف محتاجوں میں کم و بیش تقسیم کرتا ہے۔ ایک کو ایک پیسہ دیتا ہے۔ دوسرے کو ایک روپیہ۔ اور تیسرے کو دس روپے۔ کسی محتاج کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اس سخی آدمی کی شکایت کرے۔ اور اس سے مساوی حصوں میں خیرات کا مطالبہ کرے۔ انصاف اور عدل کا سوال ہی یہاں غیر متعلق ہے۔ کیونکہ مالک کے مقابلہ پر مملوک کے تمام حقوق مسلوب ہو جاتے ہیں۔ پھر انسان میں کوئی ذاتی لیاقت اور ہنر نہیں۔ جس کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ سے انصاف کا مطالبہ کرے۔ حقوق کا مطالبہ دوسرے فریق سے کیا جاتا ہے جو مد مقابل ہوتا ہے۔ اور دوسرے فریق کے درمیان حقوق کا فیصلہ کرنیوالا منصف اور عادل کہلاتا ہے۔

## اقسام اختلاف

غور کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ دنیا میں جس قدر اختلاف ہے وہ تین حصوں میں منقسم ہے۔

(۱) بدنی اختلاف جیسے اپاہج اور صحیح و سالم ہاتھ پاؤں لولا۔ یا توانا اور کمزور۔ بیمار و تندرست کا اختلاف اندھے اور بینا کا اختلاف۔

(۲) مالی اختلاف۔ جیسے امیری و غریبی کا اختلاف عسر و یسر کا اختلاف

(۳) اختلاف مراتب۔ جیسے افسر و ماتحت کا اختلاف حاکم و محکوم اور غالب و مغلوب کا اختلاف۔ شاگرد و استاد کا اختلاف۔ بادشاہ اور رعایا کا اختلاف۔

اب ہم معلوم کرتے ہیں۔ کہ کیا سچ مچ یہ تینوں قسم کے اختلافات سابقہ عمل کا نتیجہ ہیں۔ یا ان کی کوئی اور وجہ ہے۔ سو بجائے عقلی تردید کرنے کے پہلے ہم منقولی دلائل سے تردید کرتے ہیں۔

## کیا بدنی اختلاف تناسخ کی وجہ سے ہے؟

پنڈت دیانند صاحب لکھتے ہیں۔

"عورت اور مرد ہمبستری کے وقت[1] . . . . . . کریں جس سے بد صورت لنگڑی لولی اولاد پیدا نہیں ہوگی۔

(یجر وید ۱۹ ادھیائے ۸۸ منتر)

یہاں گذشتہ اعمال کہاں غایب ہو گئے۔ پنڈت دیانند صاحب کے اس قول سے ثابت ہوا۔ کہ لنگڑا لولا بننے کی وجہ گذشتہ اعمال نہیں۔ بلکہ اس کا سبب کچھ اور ہے۔ سوامی جی نے یجروید کے مذکورۃ الصدر منتر میں حوالہ دیا ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ تمام تغیرات بدنی قانون قدرت کے ماتحت ہیں۔ تناسخ کی وجہ سے نہیں۔

دوسری جگہ پنڈت دیانند صاحب لکھتے ہیں۔

"جب مہینہ بھر حیض نہ آئے۔ اور حمل کے ٹھیرنے کا یقین ہو جائے۔ تب سے ایک برس تک عورت سے ہمبستر ہرگز نہ ہوں کیونکہ ایسا نہ ہونے سے اولاد عمدہ اور دوسری اولاد بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔" (ستیارتھ پرکاش طبع سوم صـ ۱۱۹)

اس سے معلوم ہوا کہ یہ بدنی اختلاف یعنی لڑکے اور لڑکی کا بیمار اور تندرست وغیرہ پیدا ہونا۔ ماں باپ کی غلطی یا احتیاط سے ہوتا ہے۔ جو صریح تناسخ کے خلاف ہے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ یہ سب پچھلے اعمال کی وجہ سے اندھے، کانے، لنگڑے لولے پیدا ہوتے ہیں۔ تو سوامی دیانند جی کا یہ حکم دینا کہ عورت مرد ایسا ایسا کریں۔ تاکہ اولاد عمدہ اور تندرست پیدا ہو۔ محض لایعنی اور غلط ہے۔

## کیا مالی اختلاف تناسخ کا نتیجہ ہے؟

اگر کہا جائے کہ مال کی کمی بیشی پچھلے کرموں کی وجہ سے سو واضح ہو کہ پنڈت دیانند صاحب لکھتے ہیں:۔

"جس خاندان میں عورت سے خاوند اور خاوند سے عورت اچھی طرح خوش رہتی ہے۔ اس خاندان میں کل خوش نصیبی اور اقبالمندی قیام کرتی ہے۔ جہاں شور و شر رہتا ہے وہاں بدبختی اور مفلسی رہا کرتی ہے۔" (ستیارتھ پرکاش طبع سوم صـ ۱۲۲)

معلوم ہوا کہ امیری غریبی لڑائی بکھیڑے کا نتیجہ ہے جو ایک حد تک درست ہے۔ لہذا مفلسی اور دولتمندی کو پچھلے جنم کا بدلہ قرار دینا غلط ہے؟

## کیا اختلاف مراتب تناسخ کا نتیجہ ہے؟

اس کے متعلق اتھرووید کانڈ ۱۲ سوکت ۳ منتر ۱۳ اور رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۲۵ منتر ۵ ملاحظہ ہو

"اہم ایوسویم ادم دوامی جشٹم دیوانام ات مانوشانام

[1] ہم نے یہاں پر اصل عبارت کا فحش حصہ عمداً ترک کر دیا ہے تفصیل کے لئے اصل منتر ملاحظہ ہو۔ ۱۲

یم کامسے تم تم اگرم کرنومی تم برہمانم تم رشم تم شومیدہام"

ترجمہ خود کہتا ہوں جو دیوتاؤں اور انسانوں کا پیارا ہوں کہ جس کو چاہوں اس کو بڑا بناتا ہوں۔ جس کے لئے چاہوں اسے برہما بناتا ہوں۔ اور جس کے لئے خواہش کروں اسے رشی اور عقلمند بناتا ہوں"۔ (ابطال حقیقت وید صہ ۳)

جب وید صاف طور پر کہہ رہا ہے۔ کہ انسانوں کا برہما اور رشی (ملہم وید) بننا خدا کی مرضی اور اس کی خواہش پر منحصر ہے۔ تو پھر اس کے مقابل میں کرم تھیوری چہ معنی؟

پس آریہ سماج کا یہ دعویٰ کہ فرق مراتب اعمال کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ اس وید منتر سے غلط ثابت ہوا۔ لہذا تناسخ باطل کیونکہ جب فرق مراتب کسی عمل کی وجہ سے نہیں بلکہ ایشور کی مرضی پر منحصر ہے۔ جس کو چاہے بڑا بنائے اور جس کو چاہے چھوٹا۔ تو تناسخ کیونکر قایم رہ سکتا ہے۔

## تناسخ کے ابطال میں ایک اور زبردست دلیل

اس بات کو سب مانتے ہیں۔ تواریخ شاہد ہے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ کہ دنیا میں جو بھی مصلح یا ریفارمر لوگوں کی اصلاح کے لئے آیا اسے لوگوں نے تکلیفیں دیں۔ اور سخت دکھ دیا پس اگر یہ سابقہ عمل کی وجہ سے ہو تو ماننا پڑے گا۔ کہ تمام لوگوں کے ہادی و رہنما جنہوں نے لوگوں کی خیر خواہی کی وہ سب برے تھے۔ اور کہ انہوں نے پچھلے جنم میں بہت برے عمل کئے تھے۔ جن کی وجہ سے ان مصلحین اور ریفارمروں نے اس جون میں آکر تکلیفیں اٹھائیں۔ کوئی رشی منی پیغمبر اس قاعدہ سے باہر نہیں۔ نیز اس سے یہ بھی لازم آئے گا کہ برے عمل کا نتیجہ نیک ہوتا ہے۔ یعنی جو برے عمل کرتا ہے وہ دوسرے جنم میں رشی، منی، اوتار، یا رسول و پیغمبر وغیرہ ہوتا ہے۔ اور لوگوں کی اصلاح اور خیر خواہی کرنے کی وجہ سے تکلیفیں اٹھاتا ہے

**دوسری دلیل:** علم طبقات الارض والوں نے ثابت کیا ہے کہ پہلے زمانہ میں بعض ایسے جانور پائے جاتے تھے جو اب نہیں پائے جاتے معلوم ہوا کہ وہ گناہ جو لوگ پہلے کرتے تھے اب نہیں کرتے حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ کوئی گناہ ایسا نہیں جو آجکل دنیا میں نہ کیا جاتا ہو۔ پس جب علت موجود ہے تو معلول ہونا بھی ضروری ہے اگر وہ جانور گناہوں کے نتیجہ میں تھے تو وہ گناہ تو اب بھی پائے جاتے ہیں

# شذرات

## چھلنی کیوں بولتی ہے

اس سال آریہ سماج نے بطور فیشن یا اپنے جلسہ کو رونق دینے کے لئے مذہبی کانفرنس بھی رکھی۔ جسمیں ایک مولوی صاحب نے بجا کہا کہ "دنیا میں اسلام ایک بہترین روادار مذہب ہے" بھلا آریہ سماج جسے اسلام کے ساتھ خدا واسطہ کا بیر ہے وہ مولوی صاحب کے اس فقرہ کو کب گوارا کرسکتا تھا۔ چنانچہ یکم دسمبر کا پرکاش جس کی باگ ڈور آریہ سماج کے سکرٹری کے ہاتھ میں ہے۔ لکھتا ہے کہ:۔

"مولوی صاحب کے یہ الفاظ (اسلام بہترین رواداری کا حامی ہے) نکالتے وقت اس کی اس خواہش کا اظہار ہوتا ہے۔ کہ اے کاش اسلام بھی دھرم پرچار میں اس بردباری کی تعلیم دیتا۔ جس کی ویدک دھرم دیتا ہے"!

## آپ ہیں رجی تجی آپ میرے بچی جیون

اپنے منہ میاں مٹھو کی مثال اگر کسی نے دیکھنی ہو تو اس کا بہترین نمونہ آج آریہ سماج ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ جب بھی کبھی ویدک دھرمیوں کا بس چلا ہے۔ انہوں نے مخالفین کو تہ تیغ کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں چھوڑا۔ (۱) ویدک دھرمیوں کے سبز قدموں نے ہندوستان کے اصلی باشندوں کو یا تو موت کے گھاٹ اتارا۔ اور جو قسمت کے مارے بچے رہے انہوں نے یا تو پہاڑوں کی غاروں میں پناہ لی۔ اور یا وہ آریوں کے غلام ہو گئے جن سے انہوں نے ادنیٰ اور ذلیل ترین خدمات (بھنگی وغیرہ کی) لیں۔ اور پھر بدھوں اور جینیوں کو جس بے دردی سے ان ویدک دھرمیوں نے موت کے گھاٹ اتار کر جس بہترین رواداری کا ثبوت دیا۔ اسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔

## اس کے لئے تیر ذمہ وار نہیں بلکہ تیر انداز

مگر ایسا کرنے میں ان آریوں کا کوئی قصور نہیں تھا جنہوں نے مخالفین کے ساتھ یہ برتاؤ کیا۔ بلکہ اس کی ذمہ وار ویدک تعلیم ہے۔ آریہ سماج کے نزدیک ویدیا ویدک تعلیم کے بہترین شارح جناب سوامی دیانند صاحب اس کے متعلق یہ ارقام فرماتے ہیں

ادھرمی (جو ویدوں کو نہیں مانتا ستیارتھ صہ ۱۴۶) خواہ سب سے بڑھ کر صاحب وسیلہ نہایت طاقتور اور صاحب لیاقت بھی ہو تو بھی اس کی تخریب تنزل اور بربادی میں لگا رہے"۔ (ستیارتھ صفحہ ۱۴۷)

پھر اور دیکھو ستیارتھ سمولاس گیارہ صفحہ ۱۱۴ اردو ترجمہ سوم ایڈیشن صفحہ ۱۱۴ اور ہندی صفحہ ۳۱۱

"جو ویدوں کے برخلاف اپنا عقیدہ رکھتا ہے۔ وہ ناستک ہے"!

KHILAFAT LIBRARY

یعنی مسلمان، یہودی، عیسائی، برہمو، سکھ، وغیرہ باوجود ایک خدا کے سامنے سر جھکانے کے آریہ سماج کے نزدیک یہ سب ناستک ہیں اگر یہاں تک ہی بات محدود رہتی تو بھی غنیمت تھا۔ مگر نہیں ان خدا پرست دہریوں کے لئے سوامی صاحب موصوف کا ناطق حکم ملاحظہ ہو۔ ستیارتھ صہ ۵۹

"جو وید اور وید کے مطابق کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے اس منکر کو ذات جماعت اور ملک سے باہر نکال دینا چاہیئے۔

## ویدوں کے منکروں کو کہیں بھی پناہ نہ دیجائے

کاش سوامی صاحب کی صلح جوئی یا وید مقدس کی رواداری یہاں تک ہی محدود رہتی تو بھی غنیمت تھا۔ مگر نہیں نہیں ویدوں کے بہترین مفسر جناب سوامی صاحب یہاں تک ہی بس نہیں کرتے۔ ذرا اس سلامت روی اور رواداری پر اور نظر ڈالیئے۔

سوامی صاحب رگ وید بھاشیہ صفحہ ۲۷ پر لکھتے ہیں کہ:۔

جو ویدوں کو نہ ماننے والے دہریہ لوگ ہیں وہ سب ہماری جائے رہائش سے دور چلے جاویں۔ نہ صرف ہمارے ملک سے بلکہ دیگر ممالک سے بھی دفع ہو جاویں مطلب یہ ہے کہ ویدوں کے منکر کہیں بھی رہنے نہ پاویں"!

## یا ہمارا مذہب قبول کرو اور یا ہمارے غلام بنو

سوامی صاحب موصوف یجروید بھاشیہ کے صہ ۵ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"جو ویدوں کے فرمودہ طریق پر نہیں چلتے ایسے لوگ یا تو ہمارا مذہب قبول کریں۔ یا مرجائیں یا ہمارے غلام ہو کر رہیں"!

KHILAFAT LIBRARY

بندا و مسلمانوں، عیسائیو، برہموؤں، دیو سماجیو، سکھو کیا منشا ہے۔ کون سی بات منظور ہے۔ اگر خدانخواستہ پانچ منٹ کے لئے بھی ہندوستان کی باگ آریوں کے ہاتھ میں آجائے۔ تو ہندوستان کی کیا درگت بن سکتی ہے اور کس طرح اس خطہ کی اینٹ سے اینٹ کھڑک سکتی ہے۔ اس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لہذا ہم سب کو اللہ کے حضور یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا ہندوستان پر یہ بدنصیب ساعت کبھی بھی نہ لائے۔ آمین

افسوس کیا اس رواداری پر آریہ سماج کو ناز ہے کیا اس ویدک رواداری پر آریہ لوگ مسلمانوں کے منہ آیا کرتی ہیں۔ او ہو اب سمجھ آئی آریہ سماج کی ڈکشنری میں رواداری کے معنی ہی کچھ اور ہیں۔

ستم کو تم کرم سمجھے جفا کو تم وفا سمجھے
. . . . . . اگر سمجھے تو کیا سمجھے

## اسلامی رواداری

تعصب اور ہٹ دھرمی کو بالائے طاق رکھکر نیک نیتی کے ساتھ ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ دنیا میں اسلام بہترین رواداری مذہب ہے۔ اور یہ ہمارا ہی عقیدہ نہیں ہے۔ جو دنیا میں خالی الذہن ہوکر اسلام کا مطالعہ کرے گا۔ یقیناً وہ اسی نتیجہ پر پہنچے گا۔ قرآن مقدس میں یہ ہدایت ہے۔

لا یجرمنکم شنان قوم علیٰ ان لا تعدلوا اعدلوا

کسی قوم کی عداوت کی وجہ سے بے انصافی مت کرو بلکہ انصاف کرو

وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھوناً واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما (فرقان)

رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو امن پسندی سے زمین پر چلتے ہیں۔ اور جب جاہل ان سے باتیں کرتے ہیں۔ تو وہ سلامتی کا جواب دیتے ہیں

وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ ذالک بانھم قوم لا یعلمون (سورہ توبہ)

اگر تم سے کوئی مشرک پناہ و امن کا طالب ہو تو اس کو پناہ دیدو۔ یہاں تک کہ وہ طمانیت سے کلام اللہ کو سن لے پھر اس کو اس کی جگہ پر واپس کردو۔ یہ باتیں ان لوگوں کے لئے اس وجہ سے ہیں کہ وہ اسلام سے ناواقف ہیں

کیا دنیا میں کوئی مذہبی کتاب اس سے بہتر رواداری کی تعلیم پیش کرسکتی ہے۔ اگر ہے تو پیش کرو۔

## ایک سوال

جناب انعام اللہ خان صاحب سالاری فورٹ سنڈیمن (بلوچستان) سے لکھتے ہیں کہ: امسال کے بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے جنم دن کے موقع پر میں نے سکھوں کے دہرسالہ میں بابا صاحبؒ کے مسلمان ہونے اور اسلام کے مصدق ہونے پر ایک تحریر پڑھی جس کا جواب ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے یہی دیا گیا کہ وہ ہندو تھے اور حوالہ صرف یہ دیا گیا

ہندو کہاں تاں ماریئے مسلماں بھی ناں
پنج تت دا پتلا نانک میرا ناں

اگرچہ اس کا جواب الجواب برموقع یہ دیا گیا کہ ایسے مسلمان صوفی کئی ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اسی قسم کا کلام فرمایا ہے مثلاً مولانا روم علیہ الرحمۃ

نہ ترسا و یہودیم نہ گبرم نے مسلمانم
کافر عشقم مسلمانی مرا در کار نیست (خواجہ حافظ)

مگر جواب شافی اور پوری تشریح کی ضرورت ہے جس سے جلد مشکور فرمادیں۔

## اسکا جواب

یہ یقینی بات ہے کہ حضرت باوا نانکؒ ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہوئے اور یہ بھی امر واقعہ ہے کہ وہ پیدا ہوتے ہی مسلمان نہ تھے ایک وقت اسلام کے متعلق ان کے بھی وہی تخیلات تھے جو کسی غیر مسلم کے ہوسکتے ہیں۔ پھر ایک وقت آیا جب حضرت بابا صاحب موصوف کے دل میں ہندو مذہب کے متعلق تنقید کا خیال پیدا ہوا۔ اور ہندو مذہب سے ان کے دل میں کشیدگی پیدا ہونی شروع ہوئی۔ اور علانیہ ہندو مذہب کے متعلق آپ نے یہ کہنا شروع کردیا۔

ہندو مولے بھولے دکھٹی جائیں
نارد اکھیا سے پوج کرائیں
اندھے گونگے اندھ اندھار
پاتھرلے پوجے مگدھ گوار
اوہ جے آپ ڈبے تم کہاں تارن ہار
(وار بھاگڑا محلہ ا)

ہندو مذہب اور ہندو عقیدہ کے حق میں یہ حضرت باوا صاحب کا تبصرہ اس قدر زبردست اور سخت ہے۔ کہ میں فی الحال اس کے ترجمہ کو بھی محفوظ رکھتا ہوں۔ ان اقوال کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ شری گورو نانک دیوجی مہاراج ہندو مذہب رکھتے تھے۔ یہ اس وقت کے اقوال ہیں جب جناب باباجی کے دل میں ہندو مذہب کے متعلق تنفر پیدا ہوچکا تھا۔ اب تیسرا درجہ آیا۔ جبکہ بعد غور و خوض حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس نتیجہ پر پہنچ چکے تھے۔ کہ دنیا میں صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ اور اس موقعہ پر حضرت موصوف نے یہ شلوک فرمایا ؎

ہوئے مسلم دین مہانے
مرن جیون کا بھرم چکانے

اے غافل تو مسلمان ہوجا تا کہ مرن جیون کے بھرم (یعنی آواگون کے رسمی عقیدہ) سے (نکلکر) تجھے نجات نصیب ہو لہذا اس سے یہ صاف نتیجہ نکلا۔ کہ باوا صاحب کا یہ شلوک

ہندو کہاں تے ماریئے مسلمان بھی نہ
پنج تت کا پتلا نانک میرا ناں

یہ اس وقت کا ہے۔ جبکہ جناب موصوف ہندو مذہب اور اسلام کے متعلق غور فرما رہے ہیں۔ گو اس میں بھی انہوں نے ہندو مذہب کے متعلق کسی خاص لگاؤ کا اظہار نہیں کیا پھر دوسرا درجہ وہ تھا جب حضرت بابا صاحب بعد از غور ہندو مذہب سے کنارہ کش ہوچکے تھے جیسا کہ اس شلوک سے ظاہر ہے

ہندو مولے بھولے دکھٹی جائیں
نارد اکھا سے پوج کرائیں،

تیسرا درجہ وہ آیا جب کہ جناب موصوف بعد از تحقیقات اسلام سے مستفیض ہوچکے تھے۔ جس کی شہادت یہ شلوک ہے

ہوئے مسلم دین مہانے
مرن جیون کے بھرم چکانے

لہذا معاملہ صاف ہے اگر کسی صاحب کو اس سے اتفاق نہ ہو تو پھر ان مختلف اقوال کو تطبیق دے کر دکھلانا اس کا فرض ہے۔

## ویدوں کی عناصر پرستی

یہ ظاہر ہے کہ ویدوں میں توحید مفقود ہے

نارا عناصر پرستی میں شبہ نہیں۔ چنانچہ ۲۵ رنومبر کا آریہ گزٹ "ویدامرت" کے عنوان سے اتھروید کانڈ ۱۰ ہفتم انو واک اول سوکت ۹ منتر ۳ کا یہ مطلب بیان کرتا ہے

کہ انسان وسیع وعریض زمین کو اپنا مضبوط محفوظ رکھنے (محافظ) سمجھے فضا کو اکھنڈتا (ممنزہ) تصور کرے وغیرہ اور قدرت کو سب سے بڑھ کر سکھ دینے والی خیال کرے"۔

اب اس جگہ عناصر پرستی کے جو راگ گائے گئے ہیں وہ صاف ظاہر ہیں۔ ہاں ایک جگہ قدرت کا لفظ لایا گیا ہے جو بجائے نیچر کا قایم مقام ہے۔ اور ایسی قدرت کو تو کوئی ایک دہریہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ لہذا وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ویدوں میں عناصر پرستی کی تعلیم ہے۔ اور توحید کی جھلک ان میں تو ہے ہی نہیں اگر ہے بھی تو وہ مشتبہ اور ماند ہے۔ سو آریہ گزٹ نے لوگوں کے اس کہنے کی صاف الفاظ میں تائید کر دی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

## ہندی کی پشت پر ہندو راجے

۲۵ رنومبر کا آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ "ہندی ساہتیہ سمیلن اندور کی جو کارروائی انگریزی اخبار راجپوتانہ ٹائمز کے ۱۶ کے پرچہ میں شایع ہوئی ہے اس سے یہ معلوم ہو کر کہ راجپوتانہ کے بہت سے راجہ ہندی ساہتیہ سمیلن کے معاون ہیں۔ ہندی پرچار کے پریمیوں کے حوصلے بڑھ جاتے ہیں۔ سمیلن کے اس اجلاس کے پریذیڈنٹ ریاست جھلیپور کے مہاراجہ صاحب تھے"۔

ہمیں ہندو مہاراجوں کی ہندی زبان کی تائید کا کوئی گلہ نہیں ہے۔ کیونکہ جس امر کو بھی کوئی اپنے لئے مفید سمجھتا ہے۔ اس کا حق ہے۔ کہ اس کی ترقی کے لئے کوشش کرے مگر تعجب یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کی طرف سے اردو کی ترقی کے لئے وسائل اختیار کئے جائیں۔ تو ہمارے ہمسایوں کو بہت ناگوار گذرتے ہیں۔ دور کیوں جاؤ۔ اعلیحضرت حضور نظام کا ہندو پریس کے نزدیک بڑے سے بڑا ایک یہ عیب بھی ہے۔ کہ آپ اردو کے حامی ہیں۔ ہم اپنے ہندو دوستوں کو اس موقعہ پر یہی نصیحت کریں گے کہ آنچہ بر خود نہ پسندی بدیگراں مپسند

## گوشت خوری اور آریہ سماج

آریہ سماج کے نزدیک مسلمان اس لئے بھی قابل ملامت ہیں کہ یہ گوشت کھاتے ہیں مگر درون خانہ خود آریہ سماج کا کیا حال ہے۔ اس کے لئے آپ ۲۵ نومبر کے آریہ گزٹ کی یہ تحریر ملاحظہ فرماویں۔

"اگر انصاف سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ مہاشہ کرشن (ایڈیٹر پرکاش) اور سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب (کی پارٹی میں ماس آہاری (گوشت خور) بہ نسبت دوسری پارٹی کے زیادہ ہیں۔ مہاشہ کرشن دیال تو اس قدر ہیں کہ اپنی دوکان میں ماس فروخت کرنے اور خریداروں کو کھلانے کے لئے فراخدلی سے دیدیں۔ مچھلیوں کی فروخت کا اشتہار اگر کسی اخبار کو زینت دے سکتا ہے۔ تو ماس کے خلاف پرچار کرنے والے اخبار پرکاش کے کالموں میں۔ اور ماس کے خلاف جہاد کرنے والے سبھا کے منتری کے اخبار میں"۔

حکمت عملی ملاحظہ ہو کہ اگر آمدن کا سوال ہو تو ماس کا اشتہار دے لو زیادہ کرایہ ملے تو دوکان پر ماس فروخت کرنے کے لئے کرایہ داروں کو مدعو کرو۔ خواہ وہاں کوئی مذبح خانہ ہی کیوں نہ کھولدے"۔

لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ گوشت خوری کا سوال صرف مسلمانوں سے تو تو میں میں کرنے کے لئے ہے۔ ورنہ حقیقت میں یہ کوئی عیب کی بات نہیں۔ یا اس سے بھی زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ گوشت کا علانیہ استعمال معیوب ہے۔ در پردہ کوئی عیب کی بات نہیں۔

## راجہ صاحب کا استدلال

راجہ نریندر ناتھ نے آریہ سماج کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"کوئی بیس سال کا عرصہ ہوا میں ایک ضلع میں ڈپٹی کمشنر تھا۔ ایک ذیلدار نے مجھے اپنے کاغذات دکھائے جنہیں سے ایک چٹھی کا مطلب یہ تھا۔ کہ احمد شاہ نے لکھا تھا۔ کہ ہندوستان میں آئینہ اسلام زنگ کفر سے آلودہ ہے اس لئے ہم ہندوستان آتے ہیں۔ کہ زنگ مٹائی جائے لیکن آنے کا سبب یہ تھا۔ کہ افغانستان بھوکا ملک تھا اور ہندوستان زرخیز ملک۔ احمد شاہ کے آنے کی وجہ خود غرضی تھی۔ اس لئے آنے کا بہانہ اسلام کو بنالیا"۔

جناب راجہ صاحب نے جو کچھ کہا ہے ہوسکتا ہے کہ یہ صحیح ہو۔ اور احمد شاہ کی یہی خواہش ہو۔ مگر یہ زیادہ بہتر ہوتا کہ راجہ صاحب یہ بھی اس کے ساتھ ہی ارشاد فرما دیتے کہ تبت سے اٹھ کر جب آریہ لوگوں نے ہندوستان پر یورش کی۔ اس وقت ان آریوں کو کونسا جذبہ کشاں کشاں ہندوستان پر چڑھا لے آیا۔ اور اس سے بھی زیادہ اچھا ہوتا۔ اگر راجہ صاحب موصوف اس بات پر بھی ذرا روشنی ڈالدیتے کہ ان حملہ آور آریوں نے ہندوستان کے اصل باشندوں سے کیا رواداری اختیار کی۔ تاکہ اپنے لیکچر میں جس ہندو مذہب کی رواداری کے آپ نے گیت گائے ہیں۔ ذرا اس کا روشن پہلو بھی سامنے آجاتا۔

## آریہ سماج کا شیطان

پچھلے دنوں ہندو لیڈروں نے ایک دوسرے کے متعلق ناشائستہ الفاظ استعمال کئے کہ مالوی جی غدار میر جعفر کا روپ ہیں۔ اور پنڈت موتی لال بد دیانت ریاکار اور لالہ لاجپت رائے کالا کرنل جانسٹن ہے۔ اس کے متعلق ۱۰ رنومبر کا پرکاش لکھتا ہے کہ:-

"ایسا نہیں نہ تو پنڈت موتی لال بد دیانت اور ریاکار ہیں اور نہ لالہ جی کالے کرنل جانسٹن اور نہ مالوی جی غدار یہ شیطان ہے جو لیڈروں کے منہ سے ایسی انہونی باتیں نکلوا رہا ہے"!

ایک طرف تو آریہ سماج وجود شیطان سے منکر ہے۔ مگر دوسری طرف آریہ اخبار یہ لکھتا ہے کہ یہ لفظ خود لیڈر اپنی زبانوں سے ایک دوسرے کے متعلق نہیں استعمال کر رہے۔ بلکہ شیطان ان کی زبان سے یہ انہوں نے الفاظ نکلوا رہا ہے۔ کیا پرکاش بتلائے گا۔ کہ یہ شیطان کون ہے کہ جس نے لیڈروں کی زبان پر اسقدر قبضہ پالیا۔ جسکے تحت ہو کر یہ انہوں نے الفاظ کہنے پر مجبور ہو گئے۔

## آریہ سماجی کی تعریف

پرکاش اپنے ۲۴ رنومبر کے اشو میں لکھتا ہے کہ:-

"بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ حب الوطنی پر ایک گرما گرم لیکچر دے لیا اور سمجھ لیا کہ میں آریہ سماجی ہوں"۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آریہ سماج کے لیکچراروں کی ذہنیت اس طرف جا رہی کہ اپنے آپ کو آریہ سماجی ثابت کرنے کے لئے حب الوطنی پر تیز طرار لیکچر کی ضرورت ہے"۔ اب اس کی موجودگی میں آریہ سماج کس طرح یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ ایک مذہبی گروہ ہے اور اسے سیاست سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

# ہندو اخبارات غور کریں!

(از قلم مسٹر بی۔ ایل کپور)

(گذشتہ سے پیوستہ)

جسونت سنگھ کے افسر جسونت کے بچوں کو لیکر جودھپور پہنچے! اور مہارانا اودیپور نے ان کو اپنی حمایت میں لیا۔ عالمگیر نے مہارانا کو فرمان بھیجا کہ باغیوں کی حمایت سے دستبردار ہو جائے۔ اور جسونت کے بچوں کو حوالہ کر دے۔ مہارانا نے نہ مانا اس پر عالمگیر نے جودھپور فوجیں بھیجیں۔ اور بالآخر مہارانا نے اطاعت قبول کر لی۔ اور اقرار کیا کہ جسونت کے بچوں کی اعانت نہ کرے گا! لیکن مہارانا بہت جلد اس اقرار سے پھر گیا۔ اب عالمگیر نے اس کے انتقام کے لئے ہر طرف سے فوجیں طلب کیں اور اپنے چھوٹے بیٹے اکبر کو سپہ سالار مقرر کر کے اودیپور کی طرف روانہ کیا۔ لیکن مہارانا نے اکبر کو یہ ترغیب دلا کہ ہم آپ کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیں گے آپ خود تخت و تاج کا دعوےٰ کیجئے۔ اکبر کو توڑ لیا۔ ناخلف شہزادہ ہزارہا فوج لے کر خود عالمگیر کے مقابلہ میں بڑھا۔ عالمگیر کی رکاب میں اس وقت صرف ہزار سوار تھے لیکن اس کے استقلال میں فرق نہ آیا۔ بالآخر اکبر شکست کھا کر بھاگ گیا۔ سلسلہ بیان کی ترتیب اور تمام واقعات کی یکجائی پیش نظر ہونے کے لئے ہم نے واقعات کو سادہ طور سے لکھ دیا اب امور ذیل تنقیح طلب ہیں:۔

(۱) کیا عالمگیر نے راجپوت ریاستوں کے ساتھ ناجائز سلوک کیا تھا؟ جس کی وجہ سے وہ بغاوت پر مجبور ہوئے!

(۲) کیا راجپوت اس واقعہ کے بعد ہمیشہ کے لئے عالمگیر سے الگ ہو گئے؟

یورپین مورخوں کی رائے کے موافق ان سوالوں کا اجمالی جواب یہ ہے۔ کہ عالمگیر نے خود راجپوتوں کو چھیڑا۔ اور ان کو بغاوت پر مجبور کیا۔ اور پھر ان سے اچھی طرح عہدہ برآ نہ ہو سکا اور راجپوت ہمیشہ کے لئے تیموری حکومت کے حلقہ اطاعت سے نکل گئے۔ اور یہ تفصیل گذر چکی ہے کہ راجپوتوں کے تین مرکز تھے۔ ان میں سے جیپور تو ہمیشہ مطیع رہا۔ الفنسٹن صاحب بھی اس واقعہ کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں:۔

"جبکہ راجپوت راجاؤں نے منجملہ اپنے گروہوں کے ایک راجہ کے گھرانے پر ایسا زور اور ظلم دیکھا۔ اور جزیہ کی ناگواری اس پر زیادہ ہوئی۔ تو سارے راجپوت اس پر متفق ہو گئے مگر راجہ رام سنگھ جیپور والا۔ جس کے خاندان کو بادشاہی گھرانے سے رشتے ناطوں اور کئی پشتوں سے معزز عہدوں کی بدولت مضبوط اور مستحکم علاقہ تھا ان سے مستثنیٰ رہا۔"

اب صرف جودھپور اور اودیپور رہ گئے۔ جودھپور کا راجہ رئیس جسونت سنگھ تھا۔ اس نے عالمگیر کے ساتھ جو برتاؤ کئے تھے۔ کہ سب سے پہلے عالمگیر کے ساتھ برسر مقابلہ آیا۔ عالمگیر نے فتح کر کے اس کو معاف کر دیا۔ اور فوج کا افسر مقرر کیا۔ لیکن شجاع کی لڑائی میں جس غدارانہ طریق سے رات کو چھپ کر دشمن سے جا ملا۔ جس سے عالمگیر کی تمام فوج درہم برہم ہو گئی۔ عالمگیر نے پھر عفو سے کام لیا۔ اور جاگیر و خطاب و منصب عطا کر کے دکن پر بھیجا۔ وہاں پر سیواجی سے سازش کی۔ اب اس کے مرنے پر راجپوت عالمگیر سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس کا ایک ماہہ کا بچہ والئے ریاست بنا دیا جائے۔ عالمگیر جواب دیتا ہے کہ اس کو دربار میں بھیجدو۔ سن شعور کے بعد ان کو سب کچھ ملے گا۔ راجپوت جواب کا بھی انتظار نہیں کرتے۔ اور دریائے اٹک پر شاہی عہدہ داروں کو مارتے دھاڑتے دلی میں پہنچتے ہیں؛ عالمگیر ان کو نظر بند کرتا ہے۔

ان تمام واقعات[1] میں کونسی بات انصاف کے خلاف ہے؟! الفنسٹن صاحب فرماتے ہیں کہ "جب راجپوت راجاؤں نے منجملہ اپنے گروہوں کے ایک راجہ کے گھرانے پر ایسا ظلم دیکھا" آخر یہ کیا ظلم تھا؟ جسونت سنگھ کے ساتھی راجپوتوں کا بغیر شاہی اجازت کے دار السلطنت کا قصد کرنا عدول حکمی نہ تھی؟ کیا میر بحر کا ان کو روکنا میر بحر کے فرائض منصبی میں داخل نہ تھا؟ کیا میر بحر اور شاہی ملازموں سے مقابلہ کرنا۔ اور ان کو قتل کرنا باغیانہ حرکت نہ تھی۔ کیا ان سب حرکات کے بعد ان کا نظر بند کیا جانا عدل و انصاف نہ تھا۔ لین پول صاحب راجپوتوں کی عدول حکمی اور برہمی کی وجہ بتلاتے ہیں۔ کہ جسونت سنگھ کے بچوں کو عالمگیر مسلمان بنا لیتا۔ لیکن عالمگیر نے سیواجی کے پوتے ساھوجی کو جب گرفتار کیا تو اس وقت اس کی عمر سات سال کی تھی۔ عالمگیر نے خاص اپنی نگرانی میں رکھا۔ شاہی خیمے کے برابر اس کا خیمہ کھڑا کر دیا۔ اس کو ہفت ہزاری کا منصب اور خطاب نوبت و علم عطا کیا۔ اور یہ برتاؤ اخیر عمر تک قایم رکھا۔ باوجود اس کے کیوں مسلمان نہیں کیا؟ سیواجی کا پوتا تو جسونت سنگھ کے بیٹوں سے زیادہ جبر و ظلم کا مستحق تھا۔

ایک اور وجہ لین پول یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ راجپوتوں کو جزیہ لگانے کی خبر پہنچ چکی تھی جس سے ان کے غصہ کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جزیہ کی بحث مذہبی امور کی بحث میں آگے آئے گی اس لئے ہم اس کو نہیں چھیڑتے۔

دوسرا امر تنقیح طلب یہ ہے کہ عالمگیر راجپوتوں کو زیر کر سکا یا نہیں۔ لین پول صاحب لکھتے ہیں:۔

"راجپوت سانپ کو ہلکا سا خراش تو لگ گیا۔ لیکن وہ مرا نہ تھا۔ جنگ کا سلسلہ جاری رہا۔ آخر کار اودیپور کے رانا نے جس کو راجپوتوں کی طرف سے سب سے زیادہ نقصان پہنچا تھا۔ اورنگزیب سے صلح کر لی۔ کیونکہ اورنگزیب اب اس جنگ سے عاری ہو گیا تھا۔ اس صلحنامہ میں نفرت خیز جزیہ کا نام تک نہ آیا تھا۔ لیکن رانا کو اپنے ملک کا ایک قلیل جزو اس فعل کی پاداش میں کہ وہ شہزادہ اکبر کا شریک ہو گیا تھا۔ دینا پڑا۔ اودیپور کے رانا نے تھوڑے ہی دنوں میں شرائط صلحنامہ پر پانی پھیر دیا" ـــ اللہ اکبر! ان سطروں میں کس قدر جھوٹ کا انبار ہے۔ الفنسٹن صاحب فرماتے ہیں:۔

"خود اورنگزیب کو ایسی لڑائی کے اختتام کی خواہش ہوئی۔ چنانچہ اپنی تدبیر و حکمت سے اودیپور کے راجہ کو آشتی کی درخواست پر آمادہ کیا۔ اور جبکہ درخواست اس کی طرف سے گذری۔ تو فی الفور اس کی طرف توجہ کی۔ چنانچہ جزیہ سے اغماض برتا گیا۔ اور ملک کے جس ٹکڑے کو جزیہ میں لیا گیا تھا۔ اکبر کی اعانت کے جرمانے میں رکھا گیا[2]

[1] تفصیل ان واقعات کی اوپر گذر چکی ہے۔ [2] ص ۲۰

لیکن واقعہ یہ ہے کہ جودہپور اور اودیپور دونوں ریاستوں کو عالمگیر کی فوجوں نے پامال کر دیا۔ اور مہارانا اودیپور اپنے مستقر سے بھاگ کر انتہائے سرحد تک پہنچ گیا۔ آخر جب ہر طرح سے مجبور ہوا تو شاہزادہ محمد اعظم کے ذریعے سے سفارش کرائی اور پرگنہ ماندلپور اور بدھنور جزیے کے عوض میں دیئے منظور کئے۔ عالمگیر نے پھر اپنی معمولی فیاضدلی سے کام لیا۔ اور ۲۴ سنہ جلوس میں رانا دربار میں حاضر ہوا۔ تو خلعت تو خطاب اور پنجہزاری منصب عطا کیا۔ مآثر عالمگیری میں ہے:۔ "چوں رانا از ملک و مسکن رانده شد، و تا سر حد ش گریخت۔ مفرے جز زینہار جوئی و امان طلبی اورا نماند، بہ دامان استشفاع بادشاہزادہ کریم عطا بخشیدہ محمد اعظم دست عجز و ضراعت درآویخت و گذرانید لہٰذا پرگنہ ماندلپورہ و بدھنور را عوض جزیہ وسیلہ عفو جزیہ آورد و ملازمت بادشاہزادہ را ذریعہ بختیاری خود اندیشید[1] الخ

مآثر الامراء میں ہے:۔ "چوں اودیپور راخالی گذاشتہ فرار نمود۔ فوجے بسر کردگی حسین علی خان بہ تعاقب او متعین شد و لپسر محمد اعظم شاہ و سلطان محمد بیدار بخت نامزد شدند و پس از آنکہ ملک رانا لکد کوب عساکر فیروزی گردید۔ او از وطن مالوفہ بر آمدہ بے ملجا و ماویٰ گشت سال بیست و چہارم دست ضراعت بہ دامان شفاعت شاہزادہ زدہ پرگنہ ماندلپور و بدھنور درعوض جزیہ بسرکار بادشاہی گذاشت"!

(مآثر الامراء جلد دوم صفحہ ۲۰۸ در ضمن تذکرہ رانا کرن)

غور کرو ان معتبر تاریخوں میں تصریح ہے۔ کہ رانا عاجز آ کر خود معافی کا خواستگار ہوا۔ الفنسٹن صاحب وغیرہ فرماتے ہیں۔ کہ عالمگیر نے خود مجبور ہو کر سلسلہ جنبانی کی۔ ان تاریخوں میں ہے۔ کہ رانا نے دو پرگنہ جزیہ کے عوض میں پیش کئے۔ یورپین مورخ کہتے ہیں۔ کہ جزیے کا نام تک نہ آیا۔ اور وہ پرگنے اکبر کی معاونت کا معاوضہ تھے۔ الفنسٹن صاحب اور لین پول کی عام عادت ہے۔ کہ ہر موقعہ پر تاریخوں کا حوالہ دیتے ہیں لیکن ان واقعات کے بیان کرنے میں حوالہ کا نام نہیں!

لیکن ان سب دروغ بافیوں کے بالاتر لین پول کا یہ بیان ہے۔ کہ رانا نے کچھ عرصہ کے بعد اس صلح پر بھی پانی پھیر دیا۔ چونکہ اس دروغ بیانی میں لین پول کا اور کوئی شریک نہیں اس لئے ہم کو اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ اخیر یہ ہے کہ ان واقعات کے بعد کیا راجپوت ہمیشہ کے لئے تیموریوں سے الگ ہو گئے۔ اور کیا انہوں نے کبھی بقول لین پول عالمگیر کی حمایت میں اپنی انگلی بھی نہ ہلانی چاہی۔

گذشتہ تمام واقعات عالمگیر سن جلوس تک ختم ہو گئے ہیں۔ جگت سنگھ مہارانا اودیپور اسی سن میں مرا ہے۔ اور عالمگیر نے اس کے بیٹے جے سنگھ کو خلعت تعزیت اور خطاب وغیرہ عطا کیا ہے۔ ۲۵ سنہ جلوس میں عالمگیر دکن کو روانہ ہوا۔ اور اخیر عمر تک انہیں اطراف میں مرہٹوں سے لڑتا بھڑتا رہا۔ ان لڑائیوں میں اس کی فوج میں راجپوت اسی طرح نظر آتے ہیں جس طرح اور مسلمان قومیں۔ چنانچہ تاریخوں میں جہاں فوجوں کا ذکر آتا ہے۔ راجپوتوں کا نام بھی خاص طور پر آتا ہے۔ مثلاً خافی خان ۱۱۱۶ھ کے واقعات میں مرہٹوں کے ایک محاصرے میں لکھتا ہے:۔

"از ہر یک بند ہائے کار طلب شرط جانفشانی بعرصہ ظہور رسید۔ خصوص حمید الدین خان و راجپوت ہائے جلادت پیشہ و دیگر بہادران رزم جو تردوات نمایاں روئے کار آوردند۔ تا آنکہ جمشید خاں با جمعے از راجپوتاں روشناس ہمراہ عاد ولیت و دیگر چندے دیگر بکار آمدند[2]

یہی مورخ ۳۶ سنہ جلوس کے واقعات میں لکھتا ہے:۔ "اوائل ذیحجہ سنہ چہل و شش ۳۶ سنہ جلوس راجہ جے سنگھ کہ عمر او بحد بلوغ نرسیدہ بود باتفاق مردم بادشاہزادہ منورہ بہ حملہ پیاپے کہ از بالا گولہ و سنگ و اقسام آتشبازی چوں تگرگ بلا بلا فاصلہ مے ریخت راجپوت بسیار و اکثر مردم شہزادہ بکار آمدند[3]!"

یورپین مورخ کہتے ہیں۔ کہ ایک راجپوت نے بھی عالمگیر کی حمایت میں انگلی نہ ہلائی لیکن واقعہ یہ ہے کہ نہ صرف فوجی راجپوت بلکہ راجپوتوں کے بڑے بڑے راجہ مہاراجہ اخیر وقت تک عالمگیر کے ساتھ فوجی مہمات میں شریک رہے اور مرہٹوں کے پامال کرنے میں وہ مسلمان افسروں کے داہنے ہاتھ رہے

راجپوتوں کی اصلی طاقت جودہپور، جے پور، اودیپور، تھی، اودیپور کے دو شہزادہ خود عالمگیر کی فوج میں معزز عہدوں پر ممتاز تھے۔ اور اخیر وقت تک ساتھ رہے۔ چنانچہ ۴۳ سنہ جلوس میں ان میں سے اندر سنگھ کو دو ہزاری اور بہادر سنگھ کو ایک ہزاری و پانصدی کا منصب عطا ہوا[1]۔ یہ دونو مہارانا راج سنگھ کے بیٹے تھے۔ جس نے ۲۵ سنہ جلوس میں وفات پائی تھی۔ اور اس کے مرنے پر اس کے بیٹے رانا جے سنگھ کو خلعت ماتم عطا کیا تھا۔ اندر سنگھ جسونت سنگھ رئیس جودہپور کا عزیز تھا۔ جسونت سنگھ کے انتقال کے بعد عالمگیر نے اس کو راجہ کا خطاب دیا۔ اور دکن کی مہمات پر مامور کیا۔ اس نے نہایت وفاداری سے اپنی خدمت سرانجام دی۔ چنانچہ ۴۴ سنہ جلوس میں اس کو سہ ہزاری کا منصب ملا[2] مان سنگھ راٹھور جس کو چہ ہزاری کا منصب حاصل تھا۔ ۳۵ سنہ کے جلوس عالمگیری میں ذوالفقار خاں کے ساتھ دکن کی سب سے مشہور جنجی کی مہم پر مامور ہوا[3]۔ جے پور کے رئیس کی وفاداری یورپین مورخوں نے بھی تسلیم کی ہے۔ مآثر الامراء میں اور بہت سے راجپوت راجاؤں اور رئیسوں کے تفصیلی حالات درج ہیں جو عالمگیر کے ساتھ دکن کی مہمات میں شریک رہے۔ اور نہایت جانبازی اور وفاداری کے ساتھ خود اپنے ہم مذہب مرہٹوں سے لڑتے تھے۔ کسی شاعر نے اکبر کے زمانہ میں کہا تھا ؎

چناں در عہد او . . . . کہ ہندو میزند شمشیر اسلام

یہ شعر نہ صرف اکبر بلکہ عالمگیر کے زمانہ میں بھی سچ تھا۔ اور اگر آج اسلامی سلطنت ہوتی تو آج بھی سچ تھا۔

غور کرو ان واقعات کے ثابت ہونیکے بعد کہ جے پور، جودہپور اودیپور کے فرمانروا عالمگیر کے ساتھ دکن میں مرہٹوں کے ساتھ لڑائیاں لڑ رہے ہیں۔ راجپوت فوجیں مسلمانوں کے برابر کی شریک ہیں۔ راجپوت افسروں کو سہ ہزاری و چار ہزاری منصب عطا ہوتے ہیں۔ اودیپور کا راجہ نابالغ ہونے کے ساتھ اس بیجگری سے مرہٹوں کا مقابلہ کرتا ہے۔ تو کیا یورپین مورخوں کے اس قول میں سچائی کا کچھ شائبہ ہے۔ کہ عالمگیر نے راجپوتوں کو اس قدر ناراض کر دیا کہ وہ پھر کبھی تیموری علم کے نیچے نہ آئے۔ (وکیل)

KHILAFAT LIBRARY

[1] اس کے بعد واقعات بحث طلب نہ تھے اس لئے ہم نے قلم انداز کر دیا
[2] خافی خان حالات عالمگیر صفحہ ۵۳۵
[3] صفحہ ۴۹۹

[1] مآثر عالمگیری صفحہ ۵.۴ مطبوعہ کلکتہ [2] مآثر الامراء ذکر اندر سنگھ
[3] مآثر الامراء ذکر اروپ سنگھ

# لوگوں کے دلوں کو حجت بازی سے نہیں

## بلکہ

# محبت و نرمی سے فتح کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے متواتر دفعہ جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ اپنی ذات کی اصلاح اور تبلیغ میں کامیاب ہونے کے لئے اپنے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کریں اور اپنی زندگی کو اخلاق کے ماتحت بسر کریں:

دنیا میں آج تک کبھی کوئی قوم دلائل کے ساتھ نہیں جیتی اور کبھی کسی قوم نے صرف دلائل کے ساتھ غلبہ نہیں حاصل کیا۔ اگر دلائل کے ساتھ ہی دنیا جیتی جاسکتی تھی۔ یا دلائل کے موجود ہونے کی وجہ سے کوئی قوم غالب آسکتی تھی تو عیسائیت کو دنیا میں کبھی غلبہ حاصل نہ ہوتا۔ کیونکہ تمام وہ مذاہب جو نہایت ہی کمزور اور بوسیدہ بنیاد رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک عیسائیت ہے۔

انسان کی عقل کے کسی گوشہ میں بھی یہ بات نہیں آسکتی کہ ایک کھاتا پیتا انسان انسانی حوائج میں گھرا ہوا۔ انسان خدا بن جائے۔ اگر انسان تمام تعلقات سے علیحدہ ہوکر اور مخلی بالطبع ہوکر بھی سوچے کہ کسی طرح مسیح کی خدائی اس کے ذہن میں آجائے۔ تو کبھی یہ بات اس کے ذہن میں نہیں آسکتی۔

لیکن باوجود اس کے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ لاکھوں آدمی ہر سال مسیحی ہوتے ہیں۔ اور دنیا میں اس کثرت کے ساتھ مسیحیت پھیل رہی ہے۔ کہ آج دنیا میں تعداد کے لحاظ سے سب سے زیادہ مسیحی ہیں۔

ایک طرف ایشیاء کے بہت سے علاقوں میں مثلاً سائبیریا، ارمینیا کے تمام علاقوں میں مسیحی پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح افریقہ کا قریباً نصف حصہ مسیحیوں سے بھرا پڑا ہے۔ البتہ ایشیاء کے بعض حصے ہیں۔ جن میں اور مذاہب بھی پائے جاتے ہیں۔ پس عیسائیت کا غلبہ دلیلوں کی وجہ سے نہیں۔ اگر دلائل پر کسی مذہب کا دار و مدار ہوتا تو آج کبھی کی عیسائیت مفقود ہوچکی ہوتی۔

اس بات کو دیکھتے ہوئے ہم سمجھ سکتے ہیں۔ کہ کسی دلیل کا غلبہ کے ساتھ تعلق نہیں۔ ہاں اپنی اصلاح کے لئے دلیل محرک ہوسکتی ہے۔ اور جو لوگ اپنے نفسوں پر قابو رکھتے ہیں۔ ان کے مقابل میں بے شک یہ بڑا ہتھیار ہوسکتا ہے لیکن ایسے آدمی بہت کم ہوتے ہیں۔ ایسا آدمی ہزار میں ایک ہوتا ہے۔ ورنہ کثیر طبقہ وہی ہوتا ہے جو اخلاق سے متاثر ہوتا ہے۔ وہ ایمان لاتا ہے تو کسی کے سر پر چڑھ کر۔ وہ مرتد ہوتے ہیں۔ تو کسی کے سر پر چڑھ کر۔ وہ صرف ایک ہی دلیل جانتے ہیں۔ کہ کوئی ایسا شخص ہمارے سامنے لاؤ۔ جس کی ہم اتباع کرسکیں کیونکہ یہ طریق ان کو آسان معلوم ہوتا ہے۔ اور مشکل کام کے وہ عادی نہیں ہوتے۔ اور اس طریق سے عیسائیوں نے کام لیا ہے۔ اور اسی ذریعہ سے غلبہ حاصل کیا ہے۔

باوجود اس کے کہ مسیحی حکومتیں کئی رنگ میں دنیا کو تباہ کررہی ہیں۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ مسیحی پادری سیاسی خیالات کو چھپاتے ہوئے بھیڑ کی کھال میں اخلاق سے کام لیتے ہیں۔ اور لوگوں کو گرویدہ بنا لیتے ہیں وہ لوگ عیسائیت کو نہیں دیکھتے۔ اور نہ انہوں نے مسیح کو دیکھا ہوتا ہے۔ وہ صرف اس بات کو دیکھتے ہیں۔ کہ پادری محبت و ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ پس وہ اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ اس کی تعلیم کے اور عمل کے خلاف ہے۔ اور اس کی تہ میں سیاسی خیالات کام کررہے ہیں۔ اور حکومت کا یہ پیش خیمہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ عیسائیت جو یورپ کے سوا اور کہیں نہ پائی جاتی تھی اور وہ یورپ کہ جس کے کناروں پر اسلامی حکومتوں کا جھنڈا لہراتا تھا۔ آج بحر ذخار کی طرح پھیل رہا ہے اور اس کی لہریں اس طرح اٹھ رہی ہیں۔ کہ ہر مذہب کانپ رہا ہے کہ شاید یہی لہر اس کا خاتمہ کردے گی۔

KHILAFAT LIBRARY

وہ لوگ کہ جن کا مطمح نظر گرد و پیش سے چند گز آگے بھی نہیں اٹھتا۔ ان کے سوا ہر عقلمند جانتا ہے۔ کہ عیسائی حکومت اب دنیا پر اس قدر مستحکم ہوچکی ہے۔ کہ اب دنیا کی کوئی ظاہری طاقت اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اور اس کو اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی۔ اور یہ سب کچھ پادریوں کے چند یاد کئے ہوئے فقروں اور ان کی شیریں کلام اور بناوٹی اخلاق کا ہی نتیجہ ہے۔ بہت سی جگہیں ہیں کہ جہاں پادری لوگوں نے اس طریق سے کامیابی حاصل کی ہے۔

چنانچہ پشاور ہی کا واقعہ ہے۔ کہ وہاں مدت تک عیسائیت پھیلانے کے لئے کوششیں کیں۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی آخر وہاں ایک پادری پہنچا۔ جس نے بازاروں میں علی الاعلان وعظ کرنا شروع کیا۔ دوسرے لوگ اس کو گالیاں دیتے کوئی اس پر تھوکتا کوئی گالی دیتا اور کوئی اس پر راکھ پھینکتا وہ جواب دیتا کہ بھائی تم مجبور ہو۔ کیونکہ تمہارا مذہب ایسی ہی اخلاق کی تعلیم دیتا ہے۔ اور میں بھی مجبور ہوں۔ کیونکہ میرا مذہب مجھے ایسی ہی برداشت اور محبت و نرم دلی کی سکھاتا ہے۔ آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک شخص بڑے جوش کے ساتھ کھڑا ہوا۔ اور نہ صرف اس نے علی الاعلان عیسائیت کو قبول ہی کرلیا۔ بلکہ زمین بھی گرجا کے واسطے دی۔ جہاں گرجا بنایا گیا۔ پھر اسی طرح چین میں بھی عیسائیت کی تبلیغ کی گئی۔ اور آج وہاں بڑے بڑے خاندان سب عیسائی ہوچکے ہیں۔ یہ سب بناوٹی اخلاق کا نتیجہ ہے۔ جب یہ بناوٹی اخلاق دنیا کو جیت سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ سچے اخلاق دنیا کو نہ جیت سکیں۔

بارہا تجربہ ہوا ہے۔ کہ مباحثات سے وہ کامیابی نہیں ہوتی جو اخلاق سے حاصل ہوتی ہے چنانچہ ہمارے ایک دوست ہیں۔ جو ایسی ایسی جگہوں میں جاتے ہیں۔ جہاں کسی طرح بھی احمدیت نہیں پھیل سکتی تھی۔ ان کے جانے سے وہاں جماعتوں کی جماعتیں قائم ہوگئیں۔ اور وہ ان کے اخلاق کا نتیجہ ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ چیز جسے ہمارے کان نہیں قبول کرتے۔ اسے ہمارے دل کیسے مان سکتے ہیں۔ تم ہی

اپنے نفسوں کو دیکھو اگر تمہیں کوئی طعنہ یا سختی کے ساتھ بات منوانا چاہے تو کیا تم اس کی بات خوشی سے مان لینے کے لئے تیار ہو گے۔ اگر کوئی سختی کے ساتھ بات سمجھانا چاہے۔ اور گالیاں دینا شروع کر دے۔ تو کیا کبھی ایسا ہوا ہے۔ کہ اس کی محبت سے تمہارا دل بھر گیا ہو۔

پس جو کام محبت و اخلاص سے ہو سکتا ہے۔ وہ اور کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ محبت کے ہاتھ کا دنیا کی کوئی چیز مقابلہ نہیں کر سکتی۔ تلواریں وہ کام نہیں کرتیں۔ جو محبت کام کرتی ہے۔ حضرت نبی کریمؐ کے ہی ایک زمانہ کو دیکھ لو۔ جس میں دس سال تک مسلمانوں نے تلواریں اٹھائیں لیکن اس زمانہ میں اسلام اس طرح نہیں پھیلا۔ جس طرح کہ اس وقت پھیلا۔ جب کہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو وہ موقعہ دیا کہ جس میں مسلمان محبت کا اظہار کر سکتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غلبہ اور طاقت دی۔ تو اس وقت مسلمانوں نے محبت کا اظہار کیا۔

جب آنحضرتؐ نے مکہ کو فتح کر لیا۔ تو آپ نے کفار مکہ سے پوچھا۔ کہ تیس سالہ مظالم جو تم نے مسلمانوں پر کئے آج بتاؤ تم سے کیا سلوک کیا جائے۔ انہوں نے وہی جواب دیا۔ جو ایسے وقت میں مجبوری کے ماتحت مفتوح و مجروح قومیں دیا کرتی ہیں۔ کہ آپ ہمیں معاف کر دیں۔ یہ انہوں نے جو کچھ کہا۔ وہ ایک طبعی بات تھی۔ اور وہ ایک شکست خوردہ کی آواز تھی۔ لیکن محمد رسول اللہ نے اس جواب کے خلاف کہا۔ جو عام طور پر فاتح شخص دیا کرتا ہے۔ عام طور پر تو یہی جواب دیا جاتا ہے۔ کہ ابھی تم نے کیا دیکھا ہے لیکن حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا۔ جو کچھ تم نے کہا ہے ٹھیک ہے لا تثریب علیکم الیوم جاؤ آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔ بس پھر کیا تھا۔ اس ایک فقرہ نے چند منٹ کے اندر وہ کام کیا۔ جو دس سال کی جنگیں نہ کر سکیں۔ وہ لوگ جو گھروں میں دروازے بند کئے بیٹھے تھے۔ عورتیں اور بچے بھی مارے خوف کے کانپ رہے تھے۔ کہ اب معلوم نہیں کیا ہو گا۔ اب ہمارے مظالم کی ہمیں کیا کیا سزائیں ملیں گی۔ اور مکہ کا ہر گھر ماتم کدہ بنا ہوا تھا۔ جب آنحضرت کی طرف سے اس حیات بخش اعلان کو سنا۔ تو تمام لوگ بھاگتے ہوئے۔ آنحضرت کے قدموں پر آگرے۔ کس حیرت اور تعجب سے مکہ کے لوگوں نے وہ آوازیں سنی ہوں گی۔ جو مکہ گلیوں کی میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل گئی۔ اور حیات بخش کلام نے ان کے اندر کیا تغیر پیدا کیا ہو گیا۔

KHILAFAT LIBRARY

اب دیکھو تلواریں وہ کام نہ کر سکیں جو محبت کے تیر نے کام کیا۔ لا تثریب علیکم الیوم کا ایک ہی تیر مکہ کے دلوں کا فتح کرتا ہوا چلا گیا۔ پھر جس وقت اطراف مکہ میں یہ آواز پہنچی۔ تو وہ بھی ایک دوسرے سے بڑھ کر ایمان لانے میں مقابلہ کر رہے تھے۔ کیونکہ وہ تو مکہ کی تباہی کی خبر کے منتظر تھے۔ لیکن اس کے بالکل خلاف جب انہوں نے یہ سلوک دیکھا۔ تو ان کے دل بے اختیار ہو گئے۔

شاید کوئی کہے۔ کہ نبی کریمؐ تو نبیوں کے سردار تھے۔ تو میں ایک کافر کی مثال سناتا ہوں۔ امریکہ کا ایک پریذیڈنٹ تھا۔ اس کے دل میں غلامی کی رسم کے خلاف خیال پیدا ہوا۔ اور اس نے ایک مسودہ قرار دیا کہ جس میں غلامی کی رسم کی ممانعت کا اعلان کیا۔ لیکن امریکہ کہ جس کی تمام دولت کا انحصار غلاموں پر تھا۔ اس کے روسا نے فیصلہ کے خلاف آواز اٹھائی اور انہوں نے کہا کہ ہماری ریاست علیحدہ کر دو۔ پریذیڈنٹ نے کہا کہ جب تم پہلے شامل ہو چکے ہوئے ہو۔ تو اب تم علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ چھڑ گئی جس میں پہلے تو فریق مخالف کا پلہ پریذیڈنٹ کے مقابل بھاری رہا۔ کیونکہ وہ لوگ بوجہ زمیندار ہونے کے مضبوط تھے لیکن آخر پھر پریذیڈنٹ کو ہی کامیابی حاصل ہوئی اور اسے دوسرے علاقوں پر فتح حاصل ہوئی۔ اور دوسرے کا لیڈر مارا گیا۔ اور پریذیڈنٹ کی قوم نے بڑے بڑے افسروں کے جلوس نکالنے کا ارادہ کیا۔ اور اس میں پریذیڈنٹ کو بھی بڑی شان کے ساتھ نکالنے کا ارادہ کیا۔ بڑے بڑے لوگ ایک شاندار جلوس نکالنے کی تیاریاں کر چکے تھے۔ تو پریذیڈنٹ کو بلایا۔ اس نے کہا کہ یہ جلوس کیسا؟ افسروں نے کہا کہ آپ کے لئے جلوس نکالنا چاہتے ہیں۔ تو اس نے جواب دیا کہ جب میں حبشیوں کو غلام بنانا پسند نہیں کرتا۔ تو اپنے بھائیوں کو کیسے غلام بنا سکتا ہوں یہ دوسرے لوگ میرے بھائی ہیں۔ جس طرح میں نے ملک کی خدمت کی۔ اسی طرح انہوں نے بھی اپنے خیال میں ملک کی خدمت کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ملک میں ایک محبت کی رو چل گئی۔ اور پھر تمام ملک ایک کا ایک ہو گیا۔

پھر اسی زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعودؑ کی تازہ مثالیں موجود ہیں۔ جس جس رنگ میں دشمنوں نے آپ کا مقابلہ کیا۔ دوست جانتے ہیں۔ دشمنوں نے کمہاروں کو آپ کے برتن بنانے سے سقوں کو پانی دینے سے بند کر دیا۔ لیکن پھر جب کبھی وہ معافی کے لئے آئے تو حضرت صاحب معاف ہی فرما دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے کچھ مخالف پکڑے گئے۔ تو مجسٹریٹ نے کہا۔ کہ میں اس شرط پر مقدمہ چلاؤں گا۔ کہ مرزا صاحب کی طرف سے سفارش نہ آئے۔ کیونکہ جب انہوں نے بعد میں معاف کر دیا۔ تو پھر مجھے خواہ مخواہ ان کے گرفتار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر دوسرے دوستوں نے کہا کہ نہیں اب انہیں سزا ضرور ہی ملنی چاہیئے۔ جب مجرموں نے سمجھ لیا کہ اب سزا ضرور ملے گی۔ تو انہوں نے حضرت صاحب کے پاس آکر معافی چاہی۔ تو حضرت صاحب نے کام کرنے والوں کو بلا کر فرمایا کہ ان کو معاف کر دو۔ انہوں نے کہا ہم تو اب وعدہ کر چکے ہیں۔ کہ ہم کسی کی سفارش نہیں کریں گے تو حضرت اقدس فرمانے لگے۔ کہ وہ جو معافی کے لئے کہتے ہیں تو ہم کیا کریں۔ مجسٹریٹ نے کہا دیکھا وہی بات ہوئی جو میں پہلے کہتا تھا۔ مرزا صاحب نے معاف ہی کر دیا۔

کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ بیشک۔ آج دنیا اس بات کو محسوس نہیں کرتی۔ لیکن ایک وقت آئے گا۔ کہ جب تاریخوں میں یہ واقعات پڑھے جائیں گے تو یہی واقعات لاکھوں آدمیوں کی ہدایت کا موجب ہوں گے۔ آج اگر پچاس آدمیوں پر اس واقعہ کا اثر ہے۔ تو کل ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ ہمیں ہزاروں آدمیوں پر یہ واقعات اثر کریں گے۔

دیکھو یہی واقعہ جو حضرت نبی کریمؐ کا میں نے سنایا ہے بے شک اس نے اس وقت بھی اثر دکھایا لیکن اگر اس وقت بھی اس کا وہ اثر نہ ہوتا تو کچھ بات نہ تھی۔ آج جب مجلس میں بھی اس کا ذکر کرتے ہیں۔ تو خطرناک سے خطرناک دشمن کی نگاہیں بھی نیچی ہو جاتی ہیں۔ تو اس واقعہ کا آج اگر اثر ہوا۔ (الفضل)

# امرت دھارا کی سلور جوبلی

یعنی ۲۵ سالہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے ۱۰ سے ۱۶ مارچ ۱۹۲۶ء تک منایا گیا - امرت دھارا نمائش اور علاج بجلی کا افتتاح جناب راجہ صاحب راجہ نرایندر ناتھ جی نے کیا اور جوبلی کے بڑے جلسہ کی صدارت مسیح الملک جناب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب نے کی - ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ ممبر کونسل ڈاکٹر نند لعل جی بیرسٹر ایٹ لاء - سردار سردول سنگھ جی کولیشر - مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری - لالہ دنی چند صاحب بیرسٹر - ڈاکٹر محمد عالم صاحب بیرسٹر - ڈاکٹر میاں محمد شفیع صاحب وزیر تعلیم گورنمنٹ آف انڈیا - مہاشہ کرشن ایڈیٹر پرتاپ کی دلچسپ تقاریر ہوئیں ایشیائی طرز کے مشاعرے کے صدر خان بہادر شیخ عبد القادر صاحب سابق وزیر گورنمنٹ پنجاب اور صحت کے لیکچروں کے پریزیڈنٹ رائے بہادر کپتان ڈاکٹر مہاراج کشن صاحب مہاتما ہنسراج جی - پروفیسر شیو دیال جی ایم اے اور خان بہادر شیخ عبد القادر ہوئے جلسی کانفرنس ہوئی نقلیں ہوئیں ۲۰ بیس ہزار روپیہ دان کیا گیا - پنڈت جی کے اعزاز میں لاہور کی پبلک نے بڑی بھاری پارٹی دی - یہ سب حالات کتابی صورت میں چھپ چکے ہیں -

KHILAFAT LIBRARY

## رپورٹ سلور جوبلی مفت

مل سکتی ہے جو صاحب چاہیں مفت منگوا لیں یادگار سلور جوبلی ایک دو شہری کتاب لکھی ہے جس میں کارخانہ کی خوبصورت تصاویر ہیں اور صحت کے وہ اصول ہیں جو کہ پنڈت جی نے اپنے ۲۵ سالہ تجربات اور مشاہدات کی بناء پر اپنے لیکچروں میں بھی بیان کئے کوئی ہندوستانی ان کے پڑھنے کے بغیر نہیں رہنا چاہئے اس یادگار جوبلی کی قیمت صرف چار آنے (۴؍) رکھی ہے - اردو - ہندی - انگریزی تینوں زبانوں میں مل سکتی ہے -

## ان کیساتھ ہی مندرجہ ذیل میں سے جو ضرورت ہو مفت منگوا سکتے ہیں

**رسالہ امرت** اس میں ہماری مشہور و معروف ایجاد جو کہ تقریباً کل امراض کو دور کر دیتی ہے اور جس کا پاس رکھنا لاکھوں استعمال کرنے والوں نے ضروری ٹھہرایا ہے کیونکہ یہ بہت سے خرچ اور تکلیف سے بچاتی ہے یعنی امرت دھارا کا بیان ہے - **فہرست ادویات** :- ادویات موجودہ کارخانہ کے نام و صفات و قیمت درج ہے - **رسالہ امراض مخصوصہ مردان** جس میں مردوں کی خفیہ امراض کی وجہ تسمیہ علامات و علاج درج ہے **رسالہ موسمی بخار** جس میں ملیریا جوڑی کا بیان ہے - **فہرست کتب** جس میں تمام کتب مصنفہ و مولفہ پنڈت صاحب کا نام بیان و قیمت درج ہے - **قواعد علاج** :- علاج بذریعہ خط و کتابت کرانے کے قواعد اور آرام پائے ہوئے مریضوں کے خطوط مختصراً قواعد علاج یہ سب مفت منگوا سکتے ہیں -

ضروری نوٹ :- اگر آپ کسی مرض کا علاج کروانا چاہتے ہیں اور خود دوائی تجویز نہیں کر سکتے تو اپنی بیماری کے مفصل حالات لکھ کر ساتھ ایک روپیہ صرف اول خط پڑھنے کی فیس بھیج دیں اگر علاج لمبا معلوم ہوتا ہے تو ایک روپیہ مسل کی فیس بھی روانہ کر دیں - پنڈت جی سے ہزاروں مریض بذریعہ خط و کتابت علاج کروا کر فائدہ اٹھا چکے ہیں +

**ایک فیاض نان!**

ہر ایک مزاج کو موافقت کرتی ہے ہندوستان میں مجھے ایسی نظر آتے ہیں

مجبور فقط ہماری تحریر ... ہے ایسی کرتے

ذرا آپ کو سوں دور اور ہم آپ کو بعض ... دوائی روانہ کرتے تھے

نظر آیا ... یا ان کو کہ بجلی کا کام کیا - مجھ کو حیرت ہے

اور پارہ کی گولی کو بھی استعمال کیا تو زبردست فائدہ

پوری صحت حاصل ہوگئی! ... ایک یا دو ... عصا ...

[illegible]

**دیکھئے جناب سلطان محمود صاحب مدرس اسکول میسور سے کیا لکھتے ہیں**

[illegible]

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ امرت دھارا ۱۶۳ لاہور

# اللہ شافی

## ملیریا بخار کی مجرب و آزمودہ دوا

کونین سے بڑھ کر مفید اور جملہ اقسام بخار کا دافع (تریاق بخار یا قاتل ملیریا) جس کے استعمال سے سخت سے سخت اور کئی کئی دن کا چڑھا ہوا بخار صرف چند خوراک کے استعمال سے بفضل خدا اتر جاتا ہے۔ اور بخار اترنے کے بعد پھر اس کا استعمال آئندہ کے لئے بخار کو روک دیتا ہے۔ اور ایک شیشی پانچ سات مریضوں کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ پس ایسی مفید اور مجرب دوا کا ہر گھر میں رہنا باعث آرام ہے۔ اور اس کے مفید اور مجرب ہونے کے متعلق ہزارہا شہادتیں موجود ہیں۔ بس مبارک ہیں۔ وہ جو ایسی نایاب دوا سے خود بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی اپنے تجربہ سے مطلع فرماویں،

**قیمت** فی شیشی صرف ایک روپیہ چار آنہ کلدار محصولڈاک علاوہ

**خاص رعایت** اطباء وید اور ڈاکٹر صاحبان خرچ پارسل وپیکنگ وغیرہ کے لئے چھ آنہ کے ٹکٹ روانہ فرما کر صرف ایک مرتبہ اس کو بالکل مفت ہی طلب کریں۔

KHILAFAT LIBRARY

**المشتہر**

**منیجر شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ عالیجناب مولوی حکیم میر سعادت علی صاحب منصبدار معالج امراض کہنہ**

شاہ علی بنڈہ چوک اسپان حیدر آباد دکن

---

# کیا پھر پچھتانے کا منشاء ہے

جس طرح موتی سرمہ (رجسٹرڈ) آج جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر مانا گیا ہے۔ ٹھیک اسی طرح اکسیر البدن بھی جملہ بدنی و دماغی کمزوریوں کے لئے تریاق تسلیم کی گئی ہے۔ جو موسم سرما کے عوارض نزلہ و زکام کھانسی وغیرہ سے آپ کی حفاظت کرے گی۔ پٹھوں کو مضبوط بنائے گی دل و دماغ کو تقویت دے گی۔ گندے خون کو صاف اور عمدہ خون کو پیدا کرے گی۔ جب پہلے ماہ مئی ۲۶ء میں یہ دوا تیار کی گئی۔ تو اپنی عمدگی کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی اور کئی درخواستیں بدوں تعمیل کے پڑی رہیں۔ آئندہ موسم برسات شروع ہو گیا۔ جس میں خالص ادویات کا ملنا قریباً مشکل تھا۔ فائدہ اللہ کریم کے ہاتھ میں ہے۔ کیونکہ حقیقی شافی وہی ہے۔ مگر میرا یہ فرض ہے کہ اپنی طرف عمدہ سے عمدہ اور خالص ادویات پبلک میں پیش کروں۔ چار ماہ کی دوڑ دھوپ کے بعد الحمد للہ اب میں حسب منشاء دوا پبلک میں پیش کرنے کے قابل ہوا ہوں۔ لہذا وہ لوگ جنہیں اپنی صحت کا کچھ بھی خیال ہے جس کے بغیر انسان زندہ درگور ہے۔ انہیں فی الفور اکسیر البدن طلب کرنی چاہیئے۔ جو جسم کو چست بنائیگی۔ اور اعضاء میں نئی ترنگیں اور دل و دماغ میں نئی جولانی پیدا کرے گی۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ آپ اس کے منگوانے میں سستی کریں اور دوا ختم ہو جائے۔ پھر مثل سابق آپ کو کئی ماہ کا انتظار کرنا پڑے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک صرف پانچ روپے

**منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

---

# کیمیکل گولڈن گلوبند

اہل ہنر نے جہاں اور بہت سی عجیب و غریب چیزیں ایجاد کی ہیں وہاں یہ شریف عورتوں کے گلے کا خوشنما زیور یعنی کیمیکل گولڈن گلوبند بھی اس قدر نفیس بنایا ہے۔ کہ جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ یہ گلوبند ایک نئے فیشن کا بنایا گیا ہے۔ اس میں ایک سنہری پٹی پر نہایت عمدہ نقش و نگار ہیں نیچے چھوٹے چھوٹے گھنگرو لگائے گئے ہیں۔ گوری گوری نازک گردن میں اس قدر خوبصورت معلوم ہوتا ہے کہ دیکھنے والوں کے دل بےچین ہو جاتے ہیں۔ اس کو کاریگر نے اس قدر ہلکا بنایا ہے۔ کہ اس کا ہر وقت گلے میں پہنے رہنا نازک سے نازک عورتوں کو ذرا دوبھر نہیں معلوم ہوتا۔ چاندنی میں وہ بہار دکھاتا ہے کہ گردن پر نور برستا ہے۔ روشنی میں چمک دمک کی اسقدر تیز کرنیں پیدا ہوتی ہیں کہ نظر نہیں ٹھہر سکتی۔ یہ کوئی ملمع کا نہیں کہ جو کچھ دن کے بعد رنگ اتر جائے۔ بلکہ اس کی چمک دمک رنگ و روپ برسوں قایم رہتا ہے۔ ذرا چمک دمک میں فرق معلوم ہو یا صابن سے صاف کر لو پھر تازہ بتازہ نیا بہ نیا دیکھ لو۔ کسی کی نظر اس پر پڑے تو کوئی بات نہیں تو تین لوگوں کے سامنے تین روپیہ کی کوئی اصل نہیں۔ قیمت فی عدد گلوبند معہ محصولڈاک صرف ۲ روپے چار عدد کے خریدار کو ایک مفت فرمائش کے وقت دگھے کا پورا پتہ ضرور روانہ کریں۔

**ایس۔ اے اصغر اینڈ کمپنی ٹیا محل دہلی**

---

**نادر موقع** اگر آپ قادیان میں نہایت عمدہ باموقعہ پختہ دو منزلہ ہوادار مکان جو نصف کنال زمین میں واقعہ ہے۔ کے خواہشمند ہیں تو منیجر نور کے ساتھ خط و کتابت کریں۔

**مسلم ریویو** لنڈن کی جلد ۲ کے ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ نمبر موجود ہیں فی پرچہ کی اصل قیمت ۱۰ ہے مگر دفتر علاوہ محصولڈاک نصف قیمت پر دیگا۔ حاجتمند جلد رجوع کریں۔ منیجر نور قادیان پنجاب

پیسہ اخبار لاہور بابت ۱۵ دسمبر سنہ ۲

KHILAFAT LIBRARY

(رجسٹرڈ)

# اکسیر البدن آپکو کیا فائدہ دیگی!

(۱) موسم سرما کے عوارض نزلہ زکام وکھانسی وغیرہ سے آپکی حفاظت کرے گا۔ (۲) پٹھوں کو مضبوط بنائے گی۔ (۳) دل و دماغ کو تقویت دے گی (۴) گندے خون کو صاف اور عمدہ خون کو پیدا کریگی (۵) جسم کو چست بنائے گی۔ (۶) دل میں نئی امنگ۔ (۷) اعضا میں نئی ترنگ (۸) اور دماغ مین نئی جولانی پیدا کرے گی۔ (۹) معدہ کو تقویت

دے گی۔ (۱۰) اگر آپ جوان ہیں تو آپ کی جوانی کی حفاظت کریگی۔

(۱۱) اگر آپ بوڑھے ہین تو بڑھاپے کے عوارض سے آپ کو بچائے گی۔

(۱۲) اگر آپ کمزور ہیں تو آپ کو زور آور بنائے گی۔ (۱۳) اگر آپ زور آور ہیں تو پھر آپکو شاہ زور کرے گی۔

KHILAFAT LIBRARY

غرضیکہ اکسیر البدن کے استعمال کے بعد آپ خوب محنت کر کے روپیہ کما سکینگے جس سے آپ اور آپکے بال بچے خوشی سے زندگی بسر کرینگے اور عمدہ صحت پاکر آپ خدا کی عبادت بھی خوب کرینگے جس سے آپ خدا کی خوشنودی حاصل کر کے دین و دنیا میں کامیاب ہونگے۔ لہذا اگر آپکو اپنی صحت کا کچھ بھی خیال ہے۔ جسکے بغیر بلاشبہ انسان زندہ درگور ہے تو پھر آپکو آج سے ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دینا چاہئے۔ ایکماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچ روپے

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

# کیا پھر پچھتانے کا منشاء ہے

KHILAFAT LIBRARY

جس طرح موتی سرمہ (رجسٹرڈ) آج جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر مانا گیا ہے۔ ٹھیک اسی طرح اکسیر البدن بھی جملہ . . . بدنی و دماغی کمزوریوں کے لئے تریاق تسلیم کی گئی ہے۔ جو موسم سرما کے عوارض نزلہ زکام کھانسی وغیرہ سے آپ کی حفاظت کرے گی۔ پٹھوں کو مضبوط بنائے گی۔ دل و دماغ کو تقویت دے گی۔ گندے خون کو صاف اور عمدہ خون کو پیدا کرے گی۔ جب پہلے ماہ مئی ۲۶ء میں یہ دوا تیار کی گئی۔ تو اپنی عمدگی کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی۔ اور کئی درخواستیں بدون تعمیل کے پڑی رہیں۔ آئندہ موسم برسات شروع ہو گیا۔ جس میں خالص ادویات کا ملنا قریباً مشکل تھا۔ فائدہ اللہ کریم کے ہاتھ میں ہے۔ کیونکہ حقیقی شافی وہی ہے۔ مگر میرا یہ فرض ہے۔ کہ اپنی طرف سے عمدہ سے عمدہ اور خالص ادویات پبلک کے سامنے پیش کروں۔ چار ماہ کی دوڑ دھوپ کے بعد الحمد للہ اب میں حسب منشاء دوا پبلک میں پیش کرنے کے قابل ہوا ہوں۔ لہذا وہ لوگ جنہیں اپنی صحت کا کچھ بھی خیال ہے جن کے بغیر انسان زندہ در گور ہے۔ انہیں فی الفور اکسیر البدن طلب کرنی چاہیئے۔ جو جسم کو چست بنائے گی دل میں نئی اُمنگ، اعضاء میں نئی ترنگ، اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرے گی۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ آپ اس کے خریدنے میں سستی سے کام لیں۔ اور دوا ختم ہو جائے۔ اور پھر مثل سابق آپ کو کئی ماہ کا انتظار کرنا پڑے۔ قیمت ایکماہ کی خوراک صرف پانچ روپے۔ (صرف ۲۰ دسمبر تا یکم جنوری صرف چار روپے للعہ)

## ملنے کا پتہ

## منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

روز بازار الیکٹرک پریس ہال بازار امرتسر

# اپنی پیاری آنکھوں کی حفاظت کرو

KHILAFAT LIBRARY

اگر آپ کو اپنی آنکھوں کی کچھ بھی قدر ہے. جس کے بغیر دنیا اندھیر ہے تو پھر آپ کو آج سے ہی "موتی سرمہ" (رجسٹرڈ) کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے جو ضعف بصر، لکرے، دھند، جالا، پھولا، غبار، پانی بہنا، خارش چشم، رتوند، گوہانجنی ناخونہ، ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے. قیمت فی تولہ صرف دو روپے آٹھ آنہ (عہ)

## جناب ڈائرکٹر ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی کی شہادت

جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب بی اے ڈائرکٹر ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان لکھتے ہیں کہ:-
"لگاتار پڑھنے سے میری آنکھوں میں درد اور سرخی پیدا ہو جاتی تھی. مگر آپ کا سرمہ ان امراض کے لئے اکسیر ثابت ہوا یہ چند سطور میں محض جذبہ تشکر و امتنان کے اثر سے متاثر ہو کر لکھ رہا ہوں!!

پتہ

## مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان

ضلع گورداسپور پنجاب